اياتها ١٨ سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ٦٤ رکوعاتها ٢

امام ابن ضریس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ سورۂ تغابن مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سورۂ تغابن مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام نحاس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورۂ تغابن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی مگر اس کی آخری آیات عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔ اس نے اپنے اہل اور اپنی اولاد کی جفاء کے بارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آخر سورت تک نازل فرمائی: یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

امام ابن اسحاق اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ آیات جو عوف بن مالک اشجعی کے بارے نازل ہوئیں، ان کے سوا مکمل سورۂ تغابن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ وہ صاحب اہل و اولاد تھا۔ پس جب وہ غزوے کا ارادہ کرتا تو وہ اس کے پاس رونے لگتے اور اسے نرم کر دیا۔ پھر اسے کہتے تو ہمیں کس کے پاس چھوڑے گا؟ پس وہ نرم ہو جاتا اور مقیم رہتا۔ تب یہ آیات اس کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔(2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ٝ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ① هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ③ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ٝ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما نزل بالمدینۃ، جلد 7، صفحہ 143، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 140، داراحیاء التراث العربی بیروت

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

''اللہ ہی کی تسبیح کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر چیز جو زمین میں ہے۔ اسی کی حکومت ہے اور اسی کے لیے ساری تعریفیں ہیں اور ہر وہ چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور تم میں سے بعض مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو خوب دیکھ رہا ہے۔ اس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ اور اس نے تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہاری صورتوں کو خوبصورت بنایا اور اسی کی طرف (سب نے) لوٹنا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے نیز وہ جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور جسے تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ کیا نہیں آئی تمہارے پاس ان کی خبر جنہوں نے کفر کیا اس سے پہلے۔ پس چکھ لیا انہوں نے اپنے کام (یعنی کفر) کا وبال اور ان کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آتے رہے ان کے پاس ان کے پیغمبر روشن نشانیاں لے کر پس وہ بولے کیا انسان ہماری رہبری کریں گے۔ پس انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ بھی (ان سے) بے نیاز ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، سب خوبیوں سراہا ہے''۔

امام ابن حبان نے الضعفاء میں، طبرانی، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے سر کے جال میں سورۂ تغابن کی پہلی پانچ آیات لکھی ہوتی ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب منی رحم میں چالیس راتوں تک قرار پذیر رہتی ہے تو اس کے پاس نفوس پر مقرر فرشتہ آتا ہے اور اسے لے کر رب کریم کی بارگاہ میں بلند ہو جاتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب! کیا یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ پس اللہ تعالیٰ جو چاہے فیصلہ فرما دیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتا ہے کیا وہ بدبخت ہے یا سعادت مند؟ پس وہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ ملنے والا ہوتا ہے اور پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے سورۂ تغابن کی پہلی پانچ آیات وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ تک پڑھیں۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بندۂ مومن پیدا ہوتا ہے، حالت ایمان میں زندگی گزارتا ہے اور حالت ایمان میں ہی فوت ہو جاتا ہے اور ایک بندہ کافر پیدا ہوتا ہے، حالت کفر میں زندگی گزارتا ہے اور حالت کفر میں ہی مر جاتا ہے اور ایک بندہ کچھ وقت تک شقاوت و بدبختی کے اعمال کرتا

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 20، دار الفکر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 134، دار احیاء التراث العربی بیروت

رہتا ہے پھر اسے اس کے مطابق موت آجاتی ہے جو کچھ اس کے بارے لکھا ہوتا ہے اور وہ شقاوت کی حالت میں ہی مرجاتا ہے۔ اور ایک بندہ زمانے کا کچھ وقت شقاوت کے اعمال کرتا رہتا ہے پھر اسے اس کے مطابق موت آجاتی ہے جو اس کے بارے لکھا ہوتا ہے اور وہ سعید ہو کر مرتا ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۲ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴

''گمان کرتے ہیں کفار کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا۔ فرمایئے کیوں نہیں، میرے رب کی قسم! تمہیں ضرور زندہ کیا جائے گا پھر تمہیں آگاہ کیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے، اور یہ اللہ کے لیے بالکل آسان ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔ جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا جمع ہونے کے دن یہی گھاٹے کے ظہور کا دن ہے۔ اور جو ایمان لے آیا اللہ پر اور نیک عمل کرتا رہا اللہ دور فرما دے گا اس سے اس کے گناہوں کو اور داخل فرمائے گا اسے باغوں میں

رواں ہوں گی جن کے نیچے ندیاں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے تا ابد۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔ نہیں پہنچتی (کسی کو) کوئی مصیبت بجز الله کے اذن کے اور جو شخص الله پر ایمان لے آئے الله اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے، اور الله تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور اطاعت کرو الله تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول (مکرم) کی، پھر اگر تم نے روگردانی کی (تو تمہاری قسمت) ہمارے رسول کے ذمہ فقط کھول کر (پیغام) پہنچانا ہے۔ الله وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، پس الله پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔ اے ایمان والو! تمہاری کچھ بیبیاں اور تمہارے بچے تمہارے دشمن ہیں، پس ہوشیار رہو ان سے، اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور بخش دو تو بلاشبہ الله تعالیٰ غفور رحیم ہے''۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہما الله نے حضرت ابن مسعود رضی الله عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے کہا گیا: آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زَعَمَ کے بارے کچھ کہتے ہوئے نہیں سنا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے'' آدمی کی سواری کتنی بری ہے''۔(1)

ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے زَعَمَ کو ناپسند کیا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم الله نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ الله علیہ نے الله تعالیٰ کے اس ارشاد زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کی وجہ سے زعموا کو ناپسند کیا ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما الله نے حضرت ہانی بن عروہ رحمہ الله سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمایا: دو کے بارے مجھ سے وعدہ کر کہ وہ تیری گفتگو میں نہیں ہوں گی، ایک زَعَمَ اور دوسرا '' سَوْفَ ''۔(4)

امام ابن جریر رحمہ الله نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی الله عنہما نے فرمایا: زَعَمَ جھوٹ کی کنیت ہے۔(5)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہم الله نے حضرت شریح سے بیان کیا ہے کہ زَعَمَ جھوٹ کی کنیت ہے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ الله نے کہا: زعموا کذب کا ساتھی ہے۔(7)

امام عبد بن حمید رحمہ الله نے حضرت قتادہ رضی الله عنہ سے بیان کیا ہے کہ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ میں مراد قیامت کا دن ہے اور وہی یوم التغابن ہے کہ اس میں اہل جنت نے اہل نار کو نقصان پہنچایا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم الله نے حضرت ابن عباس رضی الله عنہما سے بیان کیا ہے کہ يَوْمُ التَّغَابُنِ یوم قیامت کے اسماء میں سے ایک نام ہے۔(8)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ ان یقول، زعموا، جلد 5، صفحہ 252 (25791)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً (25792) 3۔ ایضاً (25793) 4۔ ایضاً (25795)
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 136، دار احیاء التراث العربی بیروت 6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 252 (25796)
7۔ ایضاً (25794) 8۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 137

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ اہل جنت نے اہل جہنم کو نقصان پہنچایا۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ کے تحت بیان کیا ہے کہ اہل جنت نے اہل جہنم کو نقصان دیا (1)۔ واللہ اعلم۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے کہ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ کے تحت حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ آدمی جسے کوئی مصیبت آپہنچتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، تو وہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ راضی ہو جاتا ہے۔ (2)

امام حضرت سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے یہ وہ مصائب اور تکالیف ہیں جو کسی آدمی کو پہنچتی ہیں اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔ تو وہ انہیں اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور راضی ہو جاتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ کے تحت انہوں نے فرمایا: یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یقین عطا فرما دیتا ہے اور وہ یہ جان لیتا ہے کہ جو (تکلیف) اسے پہنچی ہے وہ اس سے خطا نہیں ہو سکتی تھی اور جو اس سے خطا ہو گئی ہے وہ اسے پہنچ نہیں سکتی۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ آدمی جسے وہ ایمان نصیب ہوا، جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرتا ہے، تو وہی ہدایت یافتہ دل والا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دن اہل ایمان کو قبروں سے اٹھایا جائے گا، ان کا شعار یہ ہو گا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۝۱۳۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ اہل مکہ میں سے ایک قوم کے بارے نازل ہوئی کہ وہ اسلام لائے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کا ارادہ کیا اور ان کی بیویوں اور بچوں نے اس سے انکار کر دیا کہ وہ انہیں چھوڑ کر جائیں۔ پس جب وہ رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ دین میں فقاہت حاصل کر چکے ہیں تو انہوں نے چاہا کہ وہ انہیں سزا دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (4)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب من کرہ ان یقول زعموا، جلد 7، صفحہ 191 (35231)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 196، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 138، دار احیاء التراث العربی بیروت
4۔ سنن ترمذی، تفسیر سورۃ التغابن، جلد 5، صفحہ 391 (3317)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے کہ ایک آدمی ہجرت کا ارادہ کرتا تھا۔لیکن اس کی بیوی اور اس کے بچے اسے روک لیتے تھے۔تو وہ کہتا: قسم بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں دار الہجرت میں جمع کر دیا تو میں یقیناً اس طرح کروں گا، اس طرح کروں گا۔پس اللہ تعالیٰ نے انہیں دار الہجرت میں جمع کر دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ ان میں سے بعض وہ ہیں جو نہ طاعت وفرمانبرداری کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی معصیت سے روکتے ہیں اور کسی آدمی کی عداوت کے لیے اتنا کافی ہوتا ہے کہ اس کا ساتھی نہ طاعت کا حکم دیتا ہے اور نہ معصیت سے روکتا ہے اور وہ جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنے سے روکتے تھے۔

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۸﴾

”بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہے، اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم ہے۔پس ڈرتے رہو اللہ سے جتنی تمہاری استطاعت ہے اور (اللہ کا فرمان) سنو اور اسے مانو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو یہ بہتر ہے تمہارے لیے، اور جنہیں بچا لیا گیا ان کے نفس کے بخل سے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دو تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا تمہارے لیے اور بخش دے گا تمہیں، اور اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان (اور) بہت حلم والا ہے۔ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا ہے، سب پر غالب، بڑا دانا ہے“۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت کریمہ میں فِتْنَةٌ سے مراد آزمائش ہے اور اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ سے مراد جنت ہے۔

ابن منذر اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تم میں سے کوئی بھی یہ نہ کہے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ“ اے اللہ! میں تجھ سے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر وہ فتنہ پر مشتمل ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ البتہ جو پناہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ فتنہ کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ نے ابو الضحیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا، حالانکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا

1۔مجمع الزوائد، کتاب الفتن، جلد 7، صفحہ 449 (1957)، دار الفکر بیروت

تھا: اے اللہ! میں تجھ سے فتنہ یا فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مال اور اولاد عطا نہ فرمائے۔ تم میں سے جو بھی فتنوں سے پناہ مانگے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی گمراہیوں سے پناہ طلب کرے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک ہر امت کے لیے فتنہ اور آزمائش ہے۔ لیکن میری امت کا فتنہ اور آزمائش مال ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہر امت کے لیے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر امت کے لیے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

امام وکیع رحمہ اللہ نے الغرر میں حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا: بے شک تو فتنہ کو پسند کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا: کیا میں؟ آپ نے فرمایا: ہاں پس۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ اس کے ذہن میں اس میں سے کچھ داخل نہیں ہوا تو فرمایا تو مال اور اولاد سے محبت کرتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں آئے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہن رکھی تھیں، وہ چل رہے تھے اور گرتے پڑتے تھے۔ تو حضور نبی رحمت ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ بلاشبہ جب میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے اور گرتے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا اور میں نے اپنی گفتگو روک دی اور ان کے لیے منبر سے نیچے اترا۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے اس اثناء میں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سامنے آ گئے اور جو کپڑا ان پر تھا وہ ان کے پاؤں کے نیچے آیا اور وہ گر پڑے اور رونے لگے، تو رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے۔ جب لوگوں نے دیکھا تو وہ جلدی سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے، تا کہ وہ آپ کو پکڑ سکیں اور بعض بعض سے ان کی طرف آگے بڑھ گئے۔ مگر وہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں آئے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو برباد کرے۔ بلاشبہ اولاد فتنہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں نہیں جانتا کہ میں منبر سے نیچے اترا ہوں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اولاد فتنہ ہے میں اس کے لیے کھڑا ہو گیا اور میں سمجھا بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

1۔ سنن ترمذی، باب مناقب الحسن والحسین علیہما السلام، جلد 5، صفحہ 616 (3774)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران: 102) تو قوم پر عمل شدید اور سخت ہو گیا۔ پس وہ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ان کی ٹانگیں ورم آلود ہو جاتیں اور ان کی پیشانیوں پر پھوڑے نکل آتے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر تخفیف کے لیے یہ آیت نازل فرمائی: فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ اس سے پہلی آیت منسوخ ہو گئی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ کا معنی ہے اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں یہ حکم نازل فرمایا تھا: اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران: 102) اور اس سے ڈرنے کا حق تو یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی قطعاً نہ کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے تخفیف فرمائی اور رخصت نازل فرمائی: فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا۔ فرمایا اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ کا فرمان سنو اور امور میں اسے مانو جن کی تم استطاعت رکھتے ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے ان امور میں سمع اور طاعت کی بیعت لی جن کی وہ استطاعت رکھتے تھے۔

امام ابن سعد، امام احمد اور ابو داؤد رحمہم اللہ نے حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ہم وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کئی دن ٹھہرے رہے۔ اسی دوران ہم ایک جمعہ میں آپ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ پس آپ ﷺ کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور انتہائی پاکیزہ، ہلکے اور مبارک کلمات کے ساتھ اس کی ثنا اور تعریف بیان کی۔ پھر فرمایا: ''اے لوگو! بلاشبہ تم ہر اس حکم پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھو گے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے پس تم درست اور صحیح رہو اور خوش رہو'' (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ کے تحت فرمایا کہ جنہیں اخراجات میں اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو وہ لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حبیب بن شہاب عنبری سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی کو یہ کہتے سنا کہ میں عرفہ کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے چاہا کہ میں آپ کی سیرت و کردار کی اقتداء کروں اور آپ کی گفتگو سنوں تو اس دوران میں نے اکثر آپ کو یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ! میں فحش بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یہاں تک کہ آپ (عرفات سے) واپس لوٹ آئے۔ پھر آپ نے مزدلفہ میں رات گزاری، تو وہاں بھی میں نے آپ کو یہی کہتے سنا۔ سو جب میں نے ان سے علیحدہ ہونے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے کہا: اے عبد اللہ! میں نے آپ کی سیرت اور طریقہ کار کی اقتداء کرنے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے اکثر آپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ آپ بخل فاحش سے پناہ مانگتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میں مفلحین میں سے ہونے

1۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 212، دار صادر بیروت

سے افضل اور اعلیٰ کچھ نہیں چاہتا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا، تو اس نے مجھے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ میرے بندے نے مجھے نازیبا الفاظ کہے اور وہ جانتا نہیں ہے، وہ کہتا ہے: ہائے زمانہ، ہائے زمانہ، حالانکہ زمانہ میں ہوں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو حبان رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں ان کے شیخ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے جب کسی سائل کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ کون اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دے گا۔ تو کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ یہ قرض حسن ہے۔

1۔ مستدرک حاکم تفسیر سورۃ التغابن، جلد 2، صفحہ 533 (3816)، دارالکتب العلمیہ بیروت